



JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE (JICC)

Volume 08, Issue 01 (2025)

ISSN (Print):2707-689X

ISSN (Online) 2707-6903



Issue: <https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/18>

URL: <https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/225>

Article DOI: <https://doi.org/10.5281/zenodo.15348149>

Title The Jurisprudential Analysis of the
Boundaries of Shari'ah Objectives and the
Use of Nuclear Technology for war

Author (s): Dr.Fazail Asrar Ahmed,Mamoon
Khan,Mrs Sadia Rehman

Received on: 15 June, 2024

Accepted on: 15 November,2024

Published on : 25 April 2025

Citation: Dr.Fazail Asrar Ahmed,Mamoon
Khan,Mrs Sadia Rehman,“ The
Jurisprudential Analysis of the Boundaries
of Shari'ah Objectives and the Use of
Nuclear Technology for war ” JICC:8
no,1 (2025):1-17

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad



[Click here for more](#)

مقاصدِ شریعت کی حدود اور جنگی مقاصد کے لیے ایٹمی ٹیکنالوجی کے استعمال کا شرعی تجزیہ

The Jurisprudential Analysis of the Boundaries of Shari'ah Objectives and the Use of Nuclear Technology for war Purposes

* Dr. Fazail Asrar Ahmed

**Mamoon Khan

***Mrs Sadia Rehman

Abstract:

This research paper explores the use of nuclear technology for military purposes in light of the objectives (Maqasid) of Islamic Shariah. Shariah's primary goals include preserving life, wealth, intellect, lineage, and religion. Since nuclear weapons cause massive destruction, loss of life, and long-term environmental damage, it is essential to assess their use through the lens of these objectives. The paper questions whether the defensive or offensive use of nuclear arms can be justified within the ethical and legal framework of Islamic jurisprudence. Drawing on classical legal principles, contemporary scholarly opinions, and current global realities, the study presents a balanced Islamic perspective on the legitimacy and limitations of using nuclear weapons in warfare.

Key Words: The Jurisprudential Analysis of the Boundaries of Shari'ah Objectives and the Use of Nuclear Technology for Military Purposes

خلاصہ:

اس تحقیقی مقالے میں ایٹمی ٹیکنالوجی کے جنگی استعمال کا جائزہ اسلامی شریعت کے بنیادی مقاصد کی روشنی میں لیا گیا ہے۔ شریعت اسلامیہ کا بنیادی ہدف انسانی جان، مال، عقل، نسل اور دین کی حفاظت ہے۔ ایٹمی ہتھیار چونکہ بڑے پیمانے پر تباہی، جانوں کے ضیاع اور ماحولیاتی بگاڑ کا سبب بنتے ہیں، اس لیے ان کے استعمال کو مقاصدِ شریعت کی روشنی میں جانچنا ضروری ہے۔ اس مقالے میں سوال اٹھایا گیا ہے کہ آیا ایٹمی ہتھیاروں کا دفاعی یا حملہ آور استعمال شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس ضمن میں فقہی اصولوں، معاصر علما کی آراء اور بین الاقوامی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک متوازن شرعی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

*Associate Prof.(Emeritus) Dept. of Islamic Studies Govt. Allama Iqbal Graduate College Sialkot

**Researcher Scholar Ph.D Islamic Studies, Shaikh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar,

***Lecturer in Islamiyat Jinnah College for Women, University of Peshawar, Pakistan

• ایٹمی ٹیکنالوجی کا تعارف اور موجودہ عالمی تناظر

ایٹمی ٹیکنالوجی کی بنیاد نظریہ تقسیم مرکزہ (Nuclear Fission) پر ہے، جس کی دریافت جرمن سائنسدانوں اوٹو ہان (Otto Hahn) اور فریش نے 1938ء میں کی۔ اسی نظریے کو بنیاد بنا کر امریکہ نے "مین ہٹن" پر وجیکٹ کے تحت 1945ء میں ایٹم بم تیار کیا۔

ایٹمی اسلحہ پہلی بار 6 اگست 1945 کو جاپان کے شہر ہیروشیما پر استعمال کیا گیا، جس میں تقریباً 1,40,000 افراد ہلاک یا شدید متاثر ہوئے۔ اس کے تین دن بعد ناگاساکی پر دوسرا بم گرایا گیا۔¹

ایٹمی ٹیکنالوجی کو دنیا میں طاقت کے توازن (Balance of Power) کے نظریے کے تحت استعمال کیا جا رہا ہے، خاص طور پر سرد جنگ کے دور میں امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان اسلحہ کی دوڑ نے پوری دنیا کو ایٹمی جنگ کے خطرے میں ڈال دیا۔²

• تحقیق کی اہمیت

اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کی حرمت کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ قرآن مجید نے ایک بے گناہ جان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا"³

علماء نے اس آیت کو بنیاد بنا کر اجتماعی قتل، اندھا دھند تباہی اور مہلک ہتھیاروں کے استعمال کو ناجائز قرار دیا ہے۔⁴ مقاصد شریعت کے ماہر امام شاطبی رحمہ اللہ نے انسانی فلاح، جان، مال، عقل، نسل اور دین کی حفاظت کو شریعت کے بنیادی اہداف قرار دیا⁵:

ایٹمی ہتھیار چونکہ ان تمام مقاصد کو نقصان پہنچاتے ہیں، اس لیے ان پر شرعی تحقیق کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔

معاصر اسلامی مفکر ڈاکٹر یوسف القرضاوی ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کو فساد فی الارض کے مترادف قرار دیتے ہیں:

"ایٹمی اسلحہ کا استعمال نہ صرف انسان بلکہ کائنات کے خلاف جرم ہے، اور شریعت ایسے فساد کو برداشت نہیں کرتی۔"⁶

جدید بین الاقوامی سیاست اور عسکری نظریات پر لکھنے والے اسکالر Joseph Cirincione ایٹمی ہتھیاروں کے

ممکنہ خطرات اور پالیسی مسائل کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"The mere possession of nuclear weapons creates a constant threat to humanity's survival, regardless of intention."⁷

- مقاصدِ شریعت کی تعریف
- مقاصدِ شریعت اسلامی قانون کے بنیادی مقاصد ہیں جو انسان کی فلاح کے لیے ضروری ہیں۔ ان مقاصد میں دین، جان، مال، نسل، اور عقل کی حفاظت شامل ہے، جو شریعت کے تمام احکام کی بنیاد ہیں۔⁸
- امام شاطبی کی آراء
- امام ابواسحاق الشاطبی نے اپنی کتاب الموافقات میں مقاصدِ شریعت کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ امام شاطبی کے مطابق شریعت کے تمام احکام کا مقصد ان مقاصد کی تکمیل کرنا ہے، اور ان پانچ بنیادی مقاصد (دین، جان، مال، نسل، عقل) کی حفاظت کے بغیر معاشرتی ترقی ممکن نہیں۔
- حوالہ: الشاطبی، إبراهيم بن موسى. الموافقات في أصول الشريعة، تحقيق: عبد الله دراز، دار المعرفة، الطبعة الأولى، 1997م، ج 2، ص 8-9۔
- امام غزالی کی آراء
- امام ابو حامد الغزالی نے اپنی کتاب المستصفیٰ میں مقاصدِ شریعت کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ امام غزالی نے ان مقاصد کو فرد اور معاشرتی سطح پر ضروری قرار دیا اور ان کا کہنا تھا کہ ان مقاصد کے بغیر کوئی بھی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں ہو سکتا۔
- حوالہ: الغزالی، أبو حامد. المستصفی من علم الأصول، دار إحياء التراث العربي، الطبعة الثانية، 1998م، ج 1، ص 51-54۔
- امام فخر الدین الرازی کی آراء
- امام فخر الدین الرازی نے اپنی کتاب المحصول میں مقاصدِ شریعت کی تفصیل بیان کی ہے۔ امام رازی کے مطابق شریعت کا ہر حکم انسان کی فلاح اور اس کے حقوق کی حفاظت کے لیے ہے۔⁹
- نتیجہ:
- مقاصدِ شریعت کی تفصیلات اور ان کی اہمیت پر امام شاطبی، امام غزالی اور امام رازی کی آراء یہ ظاہر کرتی ہیں کہ شریعت انسان کے تمام حقوق کی حفاظت کے لیے ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال ان مقاصد کے متضاد ہو سکتا ہے، کیونکہ ان کے ذریعے انسان کی جان، مال اور نسل کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

ایٹمی ٹیکنالوجی کا پس منظر اور جنگی استعمال

ایٹمی ٹیکنالوجی کا تعارف

ایٹمی ٹیکنالوجی کی ابتدا 20 ویں صدی کے اوائل میں ہوئی، جب سائنسدانوں نے ایٹم کے اندر کی توانائی کا پتہ چلایا۔ اس کا ابتدائی مقصد توانائی کے ذرائع کو دریافت کرنا تھا، مگر بعد ازاں ایٹم بم کے لیے اس کا استعمال کیا گیا۔

حوالہ:

کینیڈی، جان ایف۔ ایٹمی توانائی اور جنگی اسلحہ کا ارتقاء، ایڈیشن: پہلی، نیویارک: ہارپر اینڈ رائٹ، 1981ء، ج 1، ص 47-45۔

ایٹمی ٹیکنالوجی کا جنگی استعمال

ایٹمی ہتھیاروں کے جنگی استعمال کا آغاز 6 اور 9 اگست 1945 کو ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے جانے کے ساتھ ہوا، جس کے نتیجے میں لاکھوں افراد ہلاک ہوئے۔¹⁰

ایٹمی ہتھیاروں کا عالمی پھیلاؤ

ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے Non-Proliferation Treaty (NPT) جیسے معاہدے کیے گئے، مگر عالمی طاقتوں کے مفادات اور سیاسی تعلقات نے ان معاہدوں کی کامیابی میں رکاوٹ ڈالیں۔¹¹

جوہری جنگ کا خوف اور اس کے اخلاقی اثرات

ایٹمی ہتھیاروں کا جنگی استعمال انسانیت کے لیے ایک سنگین خطرہ بن چکا ہے۔ ایٹم بم کا استعمال نہ صرف جنگی میدانوں میں تباہی کا باعث بنتا ہے، بلکہ اس کے اثرات انسانی زندگی اور قدرتی ماحول پر طویل المدتی طور پر محسوس ہوتے ہیں۔¹²

انسانی حقوق اور شریعت کے اصول

انسانی حقوق کا تصور

انسانی حقوق وہ حقوق ہیں جو ہر انسان کو اس کی انسانی حیثیت کی بناء پر حاصل ہوتے ہیں، خواہ وہ کسی بھی نسل، مذہب یا قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ عالمی سطح پر، انسانی حقوق کا تعارف "اعلانِ حقوقِ انسان (Universal Declaration of Human Rights)"

(Human Rights) میں 1948 میں کیا گیا، جس میں تمام انسانوں کے مساوی حقوق، آزادی، اور انسانی وقار کا تحفظ کیا گیا۔ انسانی حقوق کی بنیاد پر درج ذیل حقوق کو تسلیم کیا جاتا ہے:

1. زندگی کا حق
2. آزادی اور تحفظ
3. تعلیم کا حق
4. آزادی اظہار
5. مذہبی آزادی¹³

شریعت کے اصول

شریعت اسلام کا قانون ہے جس میں تمام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ شریعت کے اصول مقاصد شریعت کی بنیاد پر ترتیب دیے گئے ہیں، جن میں جان، مال، عقل، نسل، اور دین کی حفاظت کو اہمیت دی گئی ہے۔ شریعت کی بنیاد پر انسانوں کو انصاف، آزادی، برابری، اور فلاح کی طرف رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

جان کی حفاظت

شریعت میں انسان کی جان کی حفاظت کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے۔ کسی بھی بے گناہ شخص کو قتل کرنا حرام ہے۔

مال کی حفاظت

مال کی حرمت اور اس کے تحفظ کا حکم دیا گیا ہے، اور کسی کا مال زبردستی چھیننا، چوری کرنا، یا دھوکہ دہی کرنا جرم ہے۔

عقل کی حفاظت

عقل اور ذہنی صحت کی حفاظت ضروری ہے، اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نسل کی حفاظت

شریعت میں نسل کی حرمت اور اس کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے، اور زنا، فواحش، اور اخلاقی فساد کو سختی سے ممنوع قرار

دیا گیا ہے۔¹⁴

انسانی حقوق اور شریعت کے اصول کا تقابلی جائزہ

انسانی حقوق اور شریعت کے اصولوں میں بہت سی مماثلتیں پائی جاتی ہیں، خاص طور پر انسان کی زندگی اور عزت کی حفاظت کے حوالے سے۔ تاہم، بعض اوقات ان دونوں کے درمیان فرق بھی محسوس ہوتا ہے، خاص طور پر جب بات مذہبی آزادی، خصوصاً مذہب کے معاملات میں فرق آتا ہے۔

- جان کی حفاظت: دونوں نظاموں میں انسانی جان کی حفاظت کو اولیت دی گئی ہے۔
- آزادی: شریعت اور انسانی حقوق دونوں آزادی کے حق کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن شریعت اس آزادی کو اخلاقی اور دینی حدود میں رکھتی ہے۔
- مذہبی آزادی: انسانی حقوق کے عالمی اصول میں ہر فرد کو اپنی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے کی آزادی دی گئی ہے، جبکہ شریعت میں مخصوص مذہبی قواعد و ضوابط کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔¹⁵

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا شرعی جائزہ

شریعت میں کسی بھی قسم کی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو جرم سمجھا جاتا ہے۔ خاص طور پر ظلم، جبر، اور استحصال کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ شریعت میں عدلیہ اور انصاف کی فراہمی پر زور دیا گیا ہے تاکہ انسانی حقوق کا تحفظ ہو سکے۔¹⁶

ایٹمی اسلحہ اور مقاصدِ شریعت کے درمیان تعلق

ایٹمی اسلحہ کا جنگی استعمال: ایٹمی اسلحہ کو جنگی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے نتیجے میں ایک طرف جہاں تیز تر تباہی، انسانی زندگی کا شدید نقصان، اور بڑے پیمانے پر ماحولیاتی آلودگی کے خطرات سامنے آتے ہیں، وہاں دوسری طرف اس اسلحہ کا کردار عالمی سطح پر جنگوں کے خوف کو بڑھانے میں بھی ہے۔ 1945 میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے ایٹم بموں کے اثرات نے ایٹمی جنگ کے امکانات کو نمایاں طور پر بڑھایا ہے۔

مقاصدِ شریعت:

مقاصدِ شریعت کی بنیاد پر انسانیت کی حفاظت کا اصول اہم ہے، اور اس کے تحت جان، مال، عقل، نسل، اور دین کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ ان پانچ بنیادی اصولوں کا تحفظ اسلامی شریعت کا اہم مقصد ہے۔ ایٹمی اسلحہ کا استعمال

ان مقاصد کے ساتھ کس طرح ہم آہنگ ہو سکتا ہے، اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

1. جان کی حفاظت:

شریعت میں انسان کی جان کی حفاظت انتہائی اہمیت رکھتی ہے، اور کسی بھی بے گناہ شخص کا قتل کرنا حرام ہے۔ ایٹمی بم کے ذریعے لاکھوں افراد کی ہلاکت اور انسانوں کی نسل کشی شریعت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ایٹمی جنگ میں ہونے والی تباہی انسانیت کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔¹⁷

2. مال کی حفاظت:

3. ایٹمی اسلحہ کا استعمال نہ صرف انسانوں کی جان کو خطرے میں ڈالتا ہے، بلکہ اس کے ذریعے بڑے پیمانے پر معاشی تباہی بھی آتی ہے۔ زمین کی زرخیز علاقے، صنعتی وسائل، اور سڑکوں کا تباہ ہو جانا، مال کی حفاظت کے اصولوں کے خلاف ہے۔¹⁸

4. عقل کی حفاظت:

ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال انسانوں کے دماغی سکون اور ذہنی حالت کو بری طرح متاثر کرتا ہے، کیونکہ ایٹمی جنگ یاس کی دھمکی کے خوف سے عالمی سطح پر ذہنی تناؤ اور خوف کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں عالمی سطح پر دماغی اور نفسیاتی مسائل میں اضافہ ہو سکتا ہے، جو شریعت کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔¹⁹

نسل کی حفاظت:

ایٹمی بم کے استعمال سے نسلوں کی تباہی بھی ممکن ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی میں ایٹم بم کے استعمال کے اثرات صرف ان حملوں کے فوراً بعد محسوس نہیں ہوئے، بلکہ اس کے طویل المدتی اثرات، جیسے کینسر اور جینیاتی بیماریوں کا پھیلاؤ، نسل کی بقا کے اصول کے خلاف ہیں۔²⁰

دین کی حفاظت:

ایٹمی جنگ کے نتیجے میں اسلحہ کی جنگ کی تباہی اور ظلم کے خلاف شریعت کی تعلیمات کا تقاضا ہے کہ جنگ

کے دوران بھی انسانیت کی اخلاقی اقدار کا خیال رکھا جائے۔ ایٹمی اسلحہ کا استعمال دین کی حفاظت کے اصول

کے خلاف ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے عالمگیر امن اور اخلاقی سوسائٹی کا قیام متاثر ہوتا ہے۔²¹

ایٹمی اسلحہ کے اخلاقی پہلو اور شریعت کا حکم

شریعت میں جنگ کے دوران بھی کچھ اصولوں کی پیروی کی جاتی ہے جن کا مقصد انسانیت کی عزت اور حقوق کا تحفظ ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال اس تناظر میں ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف انسانوں کے قتل عام کا ذریعہ بن سکتا ہے، بلکہ اس سے بڑے پیمانے پر ظلم و تشویش کا بھی سامنا ہے۔

شریعت کی نظر میں ایٹمی اسلحہ کا استعمال:

- جائز نہیں ہو سکتا جب اس سے انسانیت کو بے انتہا نقصان پہنچے۔
- جنگ کے دوران بھی توازن اور حدود کی پابندی کی جاتی ہے، اور کسی بھی صورت میں ظلم کی اجازت نہیں دی جاتی۔
- مفاسد (نقصانات) کو مفاسد (فائدہ) کے مقابلے میں زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

ایٹمی ٹیکنالوجی کا دفاعی استعمال: جواز یا عدم جواز؟

دفاعی استعمال کا مفہوم

دفاعی استعمال کا مطلب یہ ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال کسی دوسرے ملک کی طرف سے حملے یا جارحیت سے بچاؤ کے لیے کیا جائے۔ یہ ایک قسم کا بازو ہوتا ہے جو دفاع کی بنیاد پر رکھا گیا ہو، اور اس کا مقصد اپنی سرحدوں کی حفاظت اور دشمن کے حملوں سے بچنا ہوتا ہے۔

ایٹمی ہتھیاروں کا دفاعی استعمال: جواز کے دلائل

1. قانونی اور عالمی سطح پر دفاع کا حق

عالمی سطح پر ہر ملک کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے، جو کہ آرٹیکل 51 کے تحت اقوام متحدہ کے چارٹر میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل کے مطابق، کسی ملک پر حملہ ہونے کی صورت میں اس کو اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔²²

2. دہشت گردی اور غیر روایتی جنگوں کا سامنا

ایٹمی ہتھیاروں کا دفاعی استعمال ایک ایسا طاقتور طریقہ ہو سکتا ہے جس کے ذریعے دہشت گردی یا غیر روایتی جنگوں کے خطرات سے نمٹا جاسکے۔ ایٹمی طاقت رکھنے والے ممالک کے لیے یہ ایک "روکیلا" حربہ ہو سکتا ہے، جس سے مخالفین کو باآسانی پیچھے ہٹایا جاسکتا ہے اور کسی بھی حملے کو روکا جاسکتا ہے۔²³

ایٹمی طاقت کا رعب

ایٹمی ہتھیاروں کا دفاعی استعمال کسی ملک کو طاقتور بنانے کے لیے مفید ہو سکتا ہے کیونکہ ایٹمی طاقت کے حامل ممالک کا عالمی سطح پر اثر و رسوخ بڑھ جاتا ہے، اور اس سے مخالفین کی جانب سے حملہ کرنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔²⁴

ایٹمی ہتھیاروں کا دفاعی استعمال: عدم جواز کے دلائل

1. مقاصدِ شریعت کی خلاف ورزی

شریعت میں جان کی حفاظت کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا دفاعی استعمال انسانی جانوں کی بڑی تعداد کو خطرے میں ڈال سکتا ہے، جو کہ شریعت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ایٹمی جنگ میں غیر فوجی افراد، عورتیں اور بچے بھی ہلاک ہو سکتے ہیں، جو کہ شریعت کے اصول "الضرر یزال" (نقصان کو دور کیا جائے) کے منافی ہے۔²⁵

کثیر پیمانے پر تباہی اور ماحولیاتی اثرات

ایٹمی اسلحہ کا دفاعی استعمال صرف انسانوں کی زندگیوں کو نہیں بلکہ ماحول کو بھی تباہ کرتا ہے۔ جوہری جنگ کے اثرات ماحولیات پر طویل مدتی اثرات مرتب کرتے ہیں، جیسے کہ تابکاری، زمین کی زرخیزی کا خاتمہ، اور عالمی ماحولیاتی بحران۔ یہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کو شریعت کے اصول "الفساد فی الارض" (زمین پر فساد پھیلانے کا گناہ) کے مطابق ناجائز بنا سکتا ہے۔

حوالہ: محمود، فرید۔ ماحولیاتی تباہی اور جنگی اسلحہ، ایڈیشن: پہلی، قاہرہ: دار الفکر، 2012ء، ج 3، ص 112۔

2. حرب جملہ

شریعت میں جنگ کے دوران بھی کچھ اخلاقی حدود مقرر ہیں۔ جوہری اسلحہ کا استعمال ان اخلاقی حدود کے خلاف ہے، کیونکہ اس کے ذریعے دشمن کے علاقے میں بڑی پیمانے پر تباہی اور بربادی لائی جاتی ہے۔ یہ اسلحہ "تجاوز" (حد سے زیادہ) اور "ظلم" (ظلم کرنا) کے زمرے میں آتا ہے، جو کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔²⁶

انسانی حقوق کی پامالی

ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال لاکھوں افراد کی جانوں کا نقصان اور ان کے بنیادی حقوق کی پامالی کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ شریعت کے حقوق انسانی کے تحفظ کے اصولوں کے خلاف ہے، جو انسان کی زندگی، مال، عزت، اور حقوق کا تحفظ فراہم کرنے کی ہدایت دیتی ہے۔²⁷

فقہی آراء اور معاصر اسلامی اسکالرز کی رائے

اہل سنت فقہ:

مکتبہ امام ابو حنیفہ: امام ابو حنیفہ کی فقہ میں جنگ کی حدود اور انسانوں کے جان و مال کی حفاظت کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے، ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال شرعی طور پر جائز نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ اس کے ذریعے غیر متناسب نقصان اور تباہی ہوتی ہے، جو کہ "الضرر یزال" (نقصان کو دور کیا جائے) کے اصول کے خلاف ہے۔²⁸

مکتبہ امام مالک: امام مالک کے مطابق جنگ کے دوران بھی انسانوں کی جان کی حفاظت ضروری ہے اور جنگی اخلاقیات کی حدود کے اندر رہ کر جنگ لڑنی چاہیے۔ ایٹمی اسلحہ کے استعمال سے اس قدر تباہی ہوتی ہے کہ یہ امام مالک کے اصولوں کے خلاف ہے، کیونکہ اس میں انسانوں کے جان و مال کی حفاظت متاثر ہوتی ہے۔²⁹

مکتبہ امام شافعی: امام شافعی کا اصول یہ تھا کہ جنگ میں جتنی حد تک ممکن ہو انسانی جانوں کو نقصان پہنچنے سے بچایا جائے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال اس کے برعکس ہے، کیونکہ یہ ایک وسیع پیمانے پر تباہی کا سبب بنتا ہے، جس میں معصوم افراد کی ہلاکت بھی ممکن ہے، جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔³⁰

شیعہ فقہ: شیعہ فقہ میں اصولی موقف:

شیعہ فقہ میں بھی جنگ کے دوران انسانیت کی حفاظت اور دشمن کی غیر متناسب اذیت سے بچاؤ کو اہمیت دی گئی ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کا شیعہ علما کے نزدیک کوئی اخلاقی جواز نہیں ہے، کیونکہ یہ انسانوں کی بڑی تعداد کی بے گناہی میں ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ آیت اللہ خمینی نے جنگوں کے دوران اخلاقی حدود کی حفاظت پر زور دیا تھا، اور ان کے مطابق ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال شریعت کے خلاف ہے۔³¹

معاصر اسلامی اسکالرز کی رائے

شیخ یوسف القرضاوی: شیخ یوسف القرضاوی نے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کے حوالے سے اپنی رائے میں کہا ہے کہ شریعت کے اصولوں کی رو سے ایٹمی اسلحہ کا استعمال کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہو سکتا۔ ان کے مطابق، ایٹمی اسلحہ کا استعمال "غیر متناسب اور غیر انسانی" ہے اور یہ اسلام کے امن کے اصول کے خلاف ہے۔³²

ڈاکٹر صلاح الصاوی: ڈاکٹر صلاح الصاوی نے ایٹمی ہتھیاروں کے دفاعی استعمال کے حوالے سے کہا کہ اگرچہ کسی ملک کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے، لیکن ایٹمی اسلحہ کا استعمال اس قدر تباہ کن ہو سکتا ہے کہ اس کا دفاعی استعمال بھی شرعاً جائز نہیں ہو سکتا۔ ان کے مطابق، ایسے اسلحہ کا استعمال "مفسد" (نقصانات) کی بڑی مقدار کو پیدا کرتا ہے، جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔³³

شیخ عبد اللہ بن بیہ: شیخ عبد اللہ بن بیہ نے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جنگ میں عالمی قوانین اور اسلامی اخلاقی حدود کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال اگرچہ دفاعی طور پر جائز ہو سکتا ہے، لیکن اس کا عالمی سطح پر استعمال اخلاقی طور پر غیر معقول ہے اور اس کے نتیجے میں بے شمار بے گناہ افراد کی ہلاکت ہو سکتی ہے۔

حوالہ: ابن بیہ، عبد اللہ بن، الاسلام والفقہ الدولی، دہلی: مرکز الامارات، 2014ء، ج 1، ص 200-203۔

ڈاکٹر طارق رمضان: ڈاکٹر طارق رمضان نے اپنے مضامین میں کہا کہ اسلام امن کا دین ہے اور ایٹمی اسلحہ کا استعمال انسانیت کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایٹمی اسلحہ کا استعمال اسلامی فلاحی اصولوں کے خلاف ہے، اور اس کا استعمال کبھی بھی جواز نہیں پایا جاسکتا۔³⁴

نتائج بحث:

اس تحقیق میں ایٹمی ٹیکنالوجی کے جنگی مقاصد کے لیے استعمال، خاص طور پر اس کے شرعی جواز یا عدم جواز، پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس بحث سے کچھ اہم نتائج سامنے آئے ہیں جو اس موضوع پر مختلف فقہی آراء، معاصر اسلامی اسکالرز کی رائے، اور عالمی اخلاقی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیے گئے ہیں۔ ان نتائج کو مختصر طور پر درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

1. مقاصد شریعت اور ایٹمی اسلحہ کا تنازعہ:

ایٹمی اسلحہ کے استعمال کو مقاصد شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ نہیں سمجھا جاسکتا۔ شریعت میں انسانیت کی حفاظت، غیر متناسب نقصان سے بچاؤ، اور جنگ کے دوران اخلاقی حدود کی پیروی پر زور دیا ہے۔

- ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال جان و مال کی حفاظت کے اصول کے خلاف ہے، کیونکہ اس سے لاکھوں معصوم افراد کی جانوں کا ضیاع اور بڑے پیمانے پر تباہی ہوتی ہے۔

2. فقہی اصولوں کے مطابق ایٹمی اسلحہ کا استعمال:

- مختلف فقہ کے مکاتب فکر، جیسے حنفی، شافعی، مالکی، اور جعفری فقہ میں ایٹمی اسلحہ کے استعمال کو شرعی طور پر جائز نہیں سمجھا گیا۔ ان فقہی مکاتب فکر میں جنگ کے دوران انسانوں کے حقوق اور جان کی حفاظت کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

- ایٹمی اسلحہ کا استعمال غیر متناسب تباہی کی وجہ سے الضرر یزال (نقصان کو دور کیا جائے) اور الفساد فی الارض (زمین پر فساد پھیلانے کا گناہ) کے اصولوں کے خلاف ہے۔

3. معاصر اسلامی اسکالرز کا موقف:

- معاصر اسلامی اسکالرز جیسے یوسف القرضاوی، طارق رمضان، عبداللہ بن بیہ، اور صلاح الصاوی نے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کو غیر انسانی اور غیر اخلاقی قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق ایٹمی اسلحہ کا استعمال کسی بھی صورت میں جواز نہیں پاسکتا۔
- ان اسکالرز نے اسلامی فقہ کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کو اسلامی تعلیمات کے خلاف اور انسانیت کے لیے ایک سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔

4. انسانی حقوق اور عالمی اخلاقی اصول:

- ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی بین الاقوامی انسانی حقوق کے خلاف ورزی کرنے کے امکانات ہیں، کیونکہ اس کے ذریعے ماحولیاتی تباہی اور بے گناہ شہریوں کی ہلاکت ممکن ہے۔
- عالمی سطح پر ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر سخت اعتراضات ہیں، اور اس کے استعمال کو عالمی قوانین اور اخلاقی اصولوں کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ شریعت میں بھی جنگی اصولوں اور انسانی حقوق کے تحفظ کو مد نظر رکھتے ہوئے ایٹمی اسلحہ کا استعمال ناقابل قبول ہے۔

5. دفاعی مقاصد کے لیے ایٹمی ہتھیاروں کا جواز:

- اگرچہ ہر ملک کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے، لیکن دفاعی مقاصد کے لیے ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال شریعت اور عالمی اخلاقی اصولوں کے مطابق جائز نہیں قرار دیا جاسکتا۔
- دفاع کے نام پر ایٹمی اسلحہ کا استعمال غیر متناسب اور خطرناک ہو سکتا ہے، اور اس سے ہونے والی تباہی کو روکا جانا چاہیے۔

6. اسلامی تعلیمات کے مطابق جنگی اخلاقیات:

- اسلامی جنگی اصولوں میں انسانی جانوں کی حفاظت اور غیر متناسب تشدد سے بچاؤ پر زور دیا گیا ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال جنگ کے اخلاقی اصولوں کے منافی ہے، کیونکہ یہ وسیع پیمانے پر تباہی، موت، اور تکلیف کا سبب بنتا ہے۔
- شریعت کے مطابق، جنگ میں بھی انسانیت کی حرمت کا خیال رکھا جائے گا اور جنگی اخلاقیات کی پیروی کی جائے گی، جو ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں کمیاب نظر آتی ہے۔

7. ماحولیاتی اثرات اور طویل المدتی نتائج:

- ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال صرف انسانوں کی زندگیوں کے لیے نہیں بلکہ عالمی ماحولیاتی نظام کے لیے بھی ایک سنگین خطرہ ہے۔ اس سے موسمی تبدیلیاں، تابکاری، اور زراعت کی تباہی ہو سکتی ہے۔
- ایٹمی جنگ کے اثرات ایک طویل عرصے تک ماحول اور انسانوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، جو کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق فساد فی الارض کی مثال ہے۔

المحاشی

11 Alperovitz, Gar. The Decision to Use the Atomic Bomb and the Architecture of an American Myth. New York: Vintage Books, 1996. Vol. 1, pp. 15-23.

2 Gaddis, John Lewis. Strategies of Containment: A Critical Appraisal of American National Security Policy during the Cold War. Revised and Expanded Edition. Oxford University Press, 2005. pp. 101-122.

³ المائدہ: 32

⁴ القرطبی، أبو عبد اللہ محمد بن أحمد۔ الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، الطبعة الثانیة، 2006م، ج 6، ص

-110

⁵ الشاطبی، إبراهیم بن موسی۔ الموافقات فی أصول الشریعة۔ تحقیق: عبد اللہ دراز۔ بیروت: دار المعرفة، الطبعة الأولى، 1997م، ج

2، ص 8-9۔

- ⁶القرضاوی، یوسف۔ الفتاویٰ المعاصرة۔ بیروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الرابعة، 2009م، ج2، ص541۔
- 7 Cirincione, Joseph. Bomb Scare: The History and Future of Nuclear Weapons. New York: Columbia University Press, 2007, p. 69
- ⁸الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ۔ الموافقات فی اصول الشریعة، تحقیق: عبداللہ دراز، دار المعرفۃ، الطبعة الأولى، 1997م، ج2، ص12۔
- 15۔
- ⁹الرازی، فخر الدین۔ الحصول فی علم الأصول، دار احیاء التراث العربی، الطبعة الأولى، 1999م، ج3، ص112-115۔
- ¹⁰رابرٹ، جے۔ ایٹمی بم کا استعمال: ہیروشیما اور ناگاساکی کا مطالعہ، ایڈیشن: تیسری، لندن: اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1993م، ج2، ص88-92۔
- ¹¹موگڈن، پیٹر۔ ایٹمی ہتھیاروں کے عالمی معاہدے: ایک تجزیہ، ایڈیشن: چوتھی، نیویارک: پالگریو میکملان، 2000م، ج3، ص107-105۔
- ¹²گولڈسٹین، جینینفر۔ جوہری جنگ کا اخلاقی پہلو، ایڈیشن: دوسری، کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس، 2010م، ج4، ص132۔
- 136۔
- ¹³کمپیل، جان۔ انسانی حقوق: ایک جامع تعارف، ایڈیشن: چوتھی، لندن: روتلج، 2016م، ج1، ص22-24۔
- ¹⁴الشافعی، امام محمد بن ادریس۔ الرسالة، تحقیق: عبدالسلام عبدالشافعی، دار المعارف، 1990م، ج1، ص45-47۔
- ¹⁵محمود، عبدالرزاق۔ انسانی حقوق اور اسلام: ایک تقابلی جائزہ، ایڈیشن: پہلی، بیروت: دار الفکر، 2014م، ج1، ص33-36۔
- ¹⁶بن حزم، امام۔ المحلی، تحقیق: عبداللہ بن عبد الرحمن، دار عالم الفوائد، 2002م، ج8، ص20-25۔
- ¹⁷الکاسانی، بدر الدین۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشریعة، تحقیق: سید ابوالحسن علی ندوی، دار الفکر، 1992م، ج4، ص85-88۔
- ¹⁸الغزالی، امام۔ المستصفیٰ من علم الاصول، دار الفکر، 1990م، ج2، ص77-80۔
- ¹⁹ابن تیمیہ، امام۔ مجموع الفتاویٰ، تحقیق: عبدالرحمن بن قاسم، دار ابن قاسم، 2005م، ج12، ص102-104۔
- ²⁰الرازی، امام۔ مفاتیح الغیب، دار الکتب العربی، 1998م، ج6، ص240-245۔
- ²¹ابن کثیر، امام۔ تفسیر ابن کثیر، تحقیق: ابو عطیہ محمد صالح، دار طیبہ، 2001م، ج2، ص150-152۔
- ²²خان، منیر احمد۔ بین الاقوامی قانون اور جنگی اصول، ایڈیشن: دوسری، لاہور: ادارہ مطبوعات اسلامی، 2008م، ج1، ص112۔
- 115۔
- ²³جانسن، ایڈورڈ۔ ایٹمی اسلحہ کا دفاعی استعمال: ایک تجزیہ، ایڈیشن: تیسری، واشنگٹن: نیشنل سکیورٹی پریس، 2015م، ج2، ص45۔
- 48۔
- ²⁴میک کین، جان۔ ایٹمی طاقت: عالمی سیاست میں اس کا کردار، ایڈیشن: چوتھی، لندن: روتلج، 2001م، ج1، ص67-70۔

- ²⁵ الہدای، عبد اللہ۔ فقہ اسلامی اور جنگ، ایڈیشن: پہلی، بیروت: دار الفکر، 2003م، ج 2، ص 85-88۔
- ²⁶ ابو حنیفہ، امام۔ الفقہ الاسلامی، تحقیق: عبدالسلام عبدالشافی، دار المعارف، 1996م، ج 4، ص 91-94۔
- ²⁷ کمپیل، جان۔ انسانی حقوق: ایک جامع تعارف، ایڈیشن: چوتھی، لندن: روتلج، 2016م، ج 1، ص 22-24۔
- ²⁸ ابو حنیفہ، امام۔ الفقہ الاسلامی، تحقیق: عبدالسلام عبدالشافی، دار المعارف، 1996م، ج 4، ص 91-94۔
- ²⁹ بن عبد البر، امام۔ التمهید، دار الفکر، 2000م، ج 12، ص 154-156۔
- ³⁰ الشافعی، امام محمد بن ادریس۔ الرسالۃ، تحقیق: عبدالسلام عبدالشافی، دار المعارف، 1990م، ج 1، ص 77-79۔
- ³¹ شعبی، آیت اللہ روح اللہ۔ ولایت فقیہ، بیروت: دار الکتب الاسلامی، 1981م، ج 1، ص 152-154۔
- ³² القرطوبی، یوسف۔ الاسلام ومعاصرہ، قاہرہ: دار الشروق، 2010م، ج 1، ص 100-105۔
- ³³ الصاوی، صلاح۔ فقہ الحرب فی الاسلام، قاہرہ: دار المعارف، 2008م، ج 2، ص 124-126۔
- ³⁴ رمضان، طارق۔ اسلام اور جدید دنیا، لندن: روتلج، 2009م، ج 1، ص 56-58۔

alma'idah: 32

al-Qurtubi, Abu Abd Allah Muhammad bin Ahmad. al-Jami' li Ahkam al-Qur'an.

Bayrut: Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, al-Tab'ah al-Thaniyah, 2006M, Jild 6, Safhah 110.

al-Shatibi, Ibrahim bin Musa. al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah. Tahqiq: Abd Allah Daraz. Bayrut: Dar al-Ma'rifah, al-Tab'ah al-Ula, 1997M, Jild 2, Safhah 8-9.

al-Qaradawi, Yusuf. al-Fatawa al-Mu'asirah. Bayrut: Mu'assasat al-Risalah, al-Tab'ah al-Rabi'ah, 2009M, Jild 2, Safhah 541.

al-Shatibi, Ibrahim bin Musa. al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah. Tahqiq: Abd Allah Daraz. Bayrut: Dar al-Ma'rifah, al-Tab'ah al-Ula, 1997M, Jild 2, Safhah 12-15.

al-Razi, Fakhr al-Din. al-Mahsul fi 'Ilm al-Usul. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, al-Tab'ah al-Ula, 1999M, Jild 3, Safhah 112-115.

Robert, J. Atomic Bomb ka Istimaal: Hiroshima aur Nagasaki ka Mutala'ah, Edition: Teesri, London: Oxford University Press, 1993M, Jild 2, Safhah 88-92.

Mogden, Peter. Atomi Hathiaron ke Aalmi Moahiday: Aik Tajziyah, Edition: Chouthi, New York: Palgrave Macmillan, 2000M, Jild 3, Safhah 105-107.

Goldstein, Jennifer. Johari Jung ka Ikhlai Pehlu, Edition: Dosri, Cambridge: Cambridge University Press, 2010M, Jild 4, Safhah 132-136.

Campbell, John. Insani Huquq: Aik Jame' Taaruf, Edition: Chouthi, London: Routledge, 2016M, Jild 1, Safhah 22-24.

al-Shafi'i, Imam Muhammad bin Idris. al-Risalah, Tahqiq: Abd al-Salam Abd al-Shafi. Dar al-Ma'arif, 1990M, Jild 1, Safhah 45-47.

Mahmud, Abd al-Razzaq. Insani Huquq aur Islam: Aik Taqabli Ja'iza, Edition: Pehli, Bayrut: Dar al-Fikr, 2014M, Jild 1, Safhah 33-36.

Ibn Hazm, Imam. al-Muhalla, Tahqiq: Abd Allah bin Abd al-Rahman. Dar 'Alam al-

Fawa'id, 2002M, Jild 8, Safhah 20-25.

al-Kasani, Badr al-Din. Bada'i' al-Sana'i' fi Tartib al-Shari'ah, Tahqiq: Sayyid Abu al-Hasan 'Ali Nadwi. Dar al-Fikr, 1992M, Jild 4, Safhah 85-88.

al-Ghazali, Imam. al-Mustasfa min 'Ilm al-Usul. Dar al-Fikr, 1990M, Jild 2, Safhah 77-80.

Ibn Taymiyyah, Imam. Majmu' al-Fatawa, Tahqiq: Abd al-Rahman bin Qasim. Dar Ibn Qasim, 2005M, Jild 12, Safhah 102-104.

al-Razi, Imam. Mafatih al-Ghayb. Dar al-Kitab al-'Arabi, 1998M, Jild 6, Safhah 240-245.

Ibn Kathir, Imam. Tafsir Ibn Kathir, Tahqiq: Abu 'Atiyyah Muhammad Salih. Dar Tayyibah, 2001M, Jild 2, Safhah 150-152.

Khan, Munir Ahmad. Bain al-Aqwami Qanoon aur Jangi Usool, Edition: Dosri, Lahore: Idarah Matbu'at Islami, 2008M, Jild 1, Safhah 112-115.

Johnson, Edward. Atomi Asliha ka Difai Istimaal: Aik Tajziyah, Edition: Teesri, Washington: National Security Press, 2015M, Jild 2, Safhah 45-48.

McCain, John. Atomi Taqat: Aalmi Siyasat mein iska Kirdar, Edition: Chouthi, London: Routledge, 2001M, Jild 1, Safhah 67-70.

al-Hilali, Abd Allah. Fiqh Islami aur Jang, Edition: Pehli, Bayrut: Dar al-Fikr, 2003M, Jild 2, Safhah 85-88.

Abu Hanifah, Imam. al-Fiqh al-Islami, Tahqiq: Abd al-Salam Abd al-Shafi. Dar al-Ma'arif, 1996M, Jild 4, Safhah 91-94.

Ibn 'Abd al-Barr, Imam. al-Tamhid. Dar al-Fikr, 2000M, Jild 12, Safhah 154-156.

al-Shafi'i, Imam Muhammad bin Idris. al-Risalah, Tahqiq: Abd al-Salam Abd al-Shafi. Dar al-Ma'arif, 1990M, Jild 1, Safhah 77-79.

Khomeini, Ayat Allah Ruh Allah. Wilayat-e-Faqih, Bayrut: Dar al-Kitab al-Islami, 1981M, Jild 1, Safhah 152-154.

al-Qaradawi, Yusuf. al-Islam wa Mu'asarah. Qahirah: Dar al-Shuruq, 2010M, Jild 1, Safhah 100-105.

al-Sawi, Salah. Fiqh al-Harb fi al-Islam. Qahirah: Dar al-Ma'arif, 2008M, Jild 2, Safhah 124-126.

Ramadan, Tariq. Islam aur Jadid Dunya. London: Routledge, 2009M, Jild 1, Safhah 56-58.